



اہلیت کی اردو پنجابی مناقب کا حسین مجموعہ

خزیرہ مرود

ادارہ نور اسلام فیصل آباد
مقام مقصود کی

ادارہ نور اسلام فیصل آباد

ناشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اہلبیتؑ کی اردو/پنجابی مناقب کا حسین مجموعہ

خزینہ مرود

مصلحت منقذہ
انوار کتب خانہ
مقصد منقذہ

ناشر: ادارہ نور الاسلام، فیصل آباد

تاسیس شدہ
1981ء
انوار

سلسلہ اشاعت: 105

تاریخ اشاعت: نومبر 2022ء

ہدیہ:

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں:

نام کتاب: خزینہٴ مودت

شاعر: پیر محمد مقصود مدنی

کمپوزنگ: ”ماہوز“ کمپوزنگ سینٹر، فیصل آباد

ترتیب: علی حسن زیدی

پروف: محمد شعیب احسن مدنی

سرورق: چشتی گرافکس

بائنڈنگ: محمد عمران

مطبع: زیدی لیزر پرنٹنگ، فیصل آباد 0300-6619124

ناشر: ادارہ نور الاسلام، فیصل آباد

اہتمام:  اہل قلم کا اشاعتی ادارہ

انتساب

آئمہ اہل بیت علیہم السلام

کے نام

خاکِ درِ پختن

محمد مقصود مدنی

ترتیب

پیش لفظ - { 11

محمد مقصود مدنی

-
- 13 (o) - نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- 16 (o) - پنجتن دے دَر تے آجا
- 18 (o) - حسنین دے نانے دا
- 20 (o) - زہراد ابابا
- 22 (o) - حضرت سیدنا عبد اللہ علیہ السلام
- 24 (o) - سیدنا عبد اللہ علیہ السلام
- 26 (o) - منقبت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا
- 28 (o) - آمنہ سلام اللہ علیہا میل طیبہ
- 30 (o) - سادات کا گھر نوری
- 32 (o) - شان والے اہل بیت علیہم السلام
- 34 (o) - مرا ایمان پنجتن علیہم السلام
- 36 (o) - حُب اہل بیت علیہم السلام
- 38 (o) - اہل بیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- 40 (o) - پنجتن کا غلام ہوں
- 43 (o) - شان پنجتن علیہم السلام

45

0- فیض نر الا پختن علیہ السلام دا

47

0- بہار پختن علیہ السلام

48

0- اہل بیت مصطفیٰ علیہ السلام

50

0- نبی دی آل علیہ السلام

51

0- پختن علیہ السلام پاک دا کرم

52

0- علی مولا کی اُلفت کا اُجالا

54

0- مصطفیٰ کے دِلر باعدیہ

56

0- مُشکل کُشا مولا علی علیہ السلام

58

0- علی مولا کی عظمت

60

0- راہِ حق کے رہنما

62

0- محبت علی علیہ السلام سے

64

0- مُشکل کُشا حیدر علیہ السلام

66

0- ہیں تاجدارِ اہلِ اُتی

68

0- علی علیہ السلام مولا کی اُلفت

70

0- ولاتے حیدر کُرا علیہ السلام

72

0- مولا تے کائنات علیہ السلام

74

0- علی علی ہے

76

0- آج آمد ہے مولا علی کی

78

0- علی دے بو ہے

81

0- نام علی علیہ السلام

83

0- علی علیہ السلام علی علیہ السلام

- 106 ﴿﴾ جناب سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا (۰)۔
- 107 ﴿﴾ تازہ کلی زہرا سلام اللہ علیہا (۰)۔
- 107 ﴿﴾ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا (۰)۔
- 108 ﴿﴾ خدا کی بندگی میں (۰)۔
- 108 ﴿﴾ مرے محبوب کی بیٹی سلام اللہ علیہا (۰)۔
- 109 ﴿﴾ سید عالم کی شہزادی سلام اللہ علیہا (۰)۔
- 109 ﴿﴾ ہو بہو تصویر احمد کی (۰)۔
- 110 ﴿﴾ جان احمد کی میں راحت (۰)۔
- 110 ﴿﴾ سیدہ زہرا بتول سلام اللہ علیہا (۰)۔
- 111 ﴿﴾ راز دارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۰)۔
- 111 ﴿﴾ دُختر خیر الورای (۰)۔
- 112 ﴿﴾ مالک ملک جنناں میں (۰)۔
- 112 ﴿﴾ ام آل مصطفیٰ (۰)۔
- 113 ﴿﴾ أجالا سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا (۰)۔
- 113 ﴿﴾ ارفع و اعلیٰ شان کی مالک (۰)۔
- 114 ﴿﴾ اوہ حسین دی ماں ایس (۰)۔
- 114 ﴿﴾ جبرائیل چلاوے چکی (۰)۔
- 115 ﴿﴾ گھر زہرا سلام اللہ علیہا دا (۰)۔
- 115 ﴿﴾ آل اطہار نبی دی (۰)۔
- 116 ﴿﴾ بتول سلام اللہ علیہا دے گھروج (۰)۔
- 116 ﴿﴾ عطا میں کرتی ضرور زہرا سلام اللہ علیہا (۰)۔

- 117 ﴿﴾ سلام بحضور شہزادی کونین سلام اللہ علیہا (0)-
- 119 ﴿﴾ سلام بحضور سیدہ سلا اللہ علیہا (0)-
- 122 ﴿﴾ امام حسن علیہ السلام (0)-
- 124 ﴿﴾ حسن ابن حیدر علیہ السلام (0)-
- 126 ﴿﴾ سلام بحضور امام حسن علیہ السلام (0)-
- 129 ﴿﴾ واریا کنبہ حسین علیہ السلام نے (0)-
- 131 ﴿﴾ بیڑی کنبہ سے تے لائی اے شبیر علیہ السلام نے (0)-
- 133 ﴿﴾ دو ہتھانہ بی داچھڈ کے (0)-
- 135 ﴿﴾ جنت دے والی (0)-
- 137 ﴿﴾ موت یزید دی (0)-
- 137 ﴿﴾ کربل والے دی نماز (0)-
- 138 ﴿﴾ کربل دے وچ آکے (0)-
- 138 ﴿﴾ تھاں تھاں در کھلا رے (0)-
- 139 ﴿﴾ کربل ملی سوہنے سید (0)-
- 139 ﴿﴾ کوثر دا والی حسین (0)-
- 140 ﴿﴾ اک دھی وچ مدینے (0)-
- 140 ﴿﴾ کربل والا پیر (0)-
- 141 ﴿﴾ ناں کوئی ویر حسین جہیا (0)-
- 141 ﴿﴾ لعل علی دے (0)-
- 142 ﴿﴾ حسین علیہ السلام دی اے (0)-
- 143 ﴿﴾ کربلا دے خوئی میدان (0)-

- 144 ﴿﴾ قرآن کبیتا (o)-
- 145 ﴿﴾ حال کر بلا دا (o)-
- 146 ﴿﴾ بیمار دے نال (o)-
- 147 ﴿﴾ نام حسین علیہ السلام دا (o)-
- 148 ﴿﴾ امام زین العابدین علیہ السلام (o)-
- 150 ﴿﴾ امام محمد باقر علیہ السلام (o)-
- 152 ﴿﴾ امام جعفر صادق علیہ السلام (o)-
- 154 ﴿﴾ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام (o)-
- 156 ﴿﴾ امام علی رضا علیہ السلام (o)-
- 158 ﴿﴾ امام محمد تقی علیہ السلام (o)-
- 160 ﴿﴾ امام علی نقی علیہ السلام (o)-
- 162 ﴿﴾ امام حسن عسکری علیہ السلام (o)-
- 164 ﴿﴾ امام مہدی علیہ السلام (o)-
- 166 ﴿﴾ حضرت ابوطالب علیہ السلام (o)-
- 168 ﴿﴾ نوری آئینہ (o)-
- 169 ﴿﴾ سند ایمان دی (o)-
- 170 ﴿﴾ چاچار رسولِ مختار دا (o)-
- 171 ﴿﴾ پہلانعت خوان (o)-
- 172 ﴿﴾ ایمان دی گل (o)-
- 173 ﴿﴾ حضرت فاطمہ بنتِ اسد سلام اللہ علیہا (o)-
- 175 ﴿﴾ سلام (o)-

پیش لفظ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ أَمَّا بَعْدُ۔

فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اہل بیتِ رسول کی موذت مسلمانوں پر فرض فرمائی ہے۔ اہل اسلام ہمیشہ سے ہی خاندانِ نور کے حضور خراجِ عقیدت و موذت پیش کرتے آئے ہیں۔ سید کائنات ﷺ کی نعت میں تذکرہ اہل بیت اہلِ محبت کا طریق رہا ہے۔

منقبت نگاری کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو اولین شخصیت حضرت حنان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت کبھی بعد ازاں اہل بیتِ رسول ﷺ و اصحابِ رسول ﷺ کی مناقب کثرت سے کبھی جاتی رہیں۔

میرا تعلق و لبثان حضرت علامہ صائم چشتی سے ہے اس لیے مجھے بھی ان مبارک شخصیات کی مناقب کہنے کا شرف حاصل ہوا اور میں نے ان کے راستے پر چلتے ہوئے آل و اصحاب کے حضور خراجِ عقیدت پیش کیا۔

ہماری نعتیہ کُتب کا ایک حصہ بطورِ خاص مناقب کے لیے مخصوص ہوتا ہے۔ ہم نے ان تمام مناقب کو یکجا کر کے خزینہٴ موذت میں جمع کر دیا ہے تاکہ اہلِ محبت اپنے ذوق کی تسکین کر سکیں۔

اس سلسلہ میں ترتیب کا کام میرے بیٹے صاحبزادہ محمد شعیب احسن مدنی نے نہایت احسن طریقہ سے سرانجام دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ جن نفوسِ قدسیہ کے حضور گلہائے عقیدت پیش کیے ہیں اُن کے صدقے میرے والدین، ساس، سسر، بھائی، بھتیجے اور اہلِ خاندان کے لیے نجاتِ اخروی کا سامان بنائے۔ (آمین!)

فرض ہے آلِ محمد کی موذت فرض ہے
ہم پہ یہ مقصودِ پیارے مصطفیٰ کا قرض ہے

محمد مقصود مدنی

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سید و سرور محمد نورِ جاں کی بات ہے
مصطفیٰ کے نوری نوری آنتاں کی بات ہے

سارے پھولوں میں ہے رنگِ مصطفائی کی جھلک
سارے تاروں میں ہے پیارے کملی والے کی چمک
آفتاب و ماہ میں ہے ان کی ہی نوری دھمک
نورِ اول کی یہ پہلی داستان کی بات ہے
مصطفیٰ کے نوری نوری آنتاں کی بات ہے

جس نے لینا ہے کرم اللہ کا طیبہ چلو
میرے آقا رکھتے ہیں سب کا بھرم طیبہ چلو
ختم ہو جائیں گے سب درد و الم طیبہ چلو
یہ خدائے پاک کے اعلیٰ نشاں کی بات ہے
مصطفیٰ کے نوری نوری آنتاں کی بات ہے

اس درے اقدس سے ہم نے خلد کی پائی گلی
 روضہ اقدس پہ دیکھے سر جھکائے سب ولی
 اس در اقدس کا دیتے فیض ہیں مولا علی
 لَحْمِكَ لَحْمِي کے یہ رازِ نہاں کی بات ہے
 مصطفیٰ کے نوری نوری آستان کی بات ہے

اصل میں ہے مصطفیٰ کا در میرے مولا کا در
 اور کملی والے کا ہے آستانِ زہرا کا در
 یہ حسین و حسن کا گھر ان کے نانا کا ہے گھر
 اہل بیتِ مصطفیٰ کے گلستاں کی بات ہے
 مصطفیٰ کے نوری نوری آستان کی بات ہے

مجھ کو آقا کے درِ اقدس سے ہے سب کچھ ملا
 ہے عبادت کے لئے مجھ کو ملا میرا خدا
 اور محبت کے لئے مجھ کو ملے ہیں مرتضیٰ
 تجھ کو واعظ کیا خبر کے یہ کہاں کی بات ہے
 مصطفیٰ کے نوری نوری آستان کی بات ہے

ہجر طیبہ میں ہمیشہ میرا دل روتا رہا
 آنسوؤں سے اپنے دل کو میں صدا دھوتا رہا
 صائمِ چشتی کا مجھ پہ یوں کرم ہوتا رہا
 نعت میں مقصودِ شاہِ دو جہاں کی بات ہے
 مصطفیٰ کے نوری نوری آستان کی بات ہے



پنجتن دے دَر تے آجا

جے چاہندا ایس عطاواں پنجتن دے دَر تے آجا
مِل جانِ دیاں پناہواں پنجتن دے دَر تے آجا

ایہناں دے دَر توں منگتا خالی کدی نہ جاوے
کر دے سخی سخاواں پنجتن دے دَر تے آجا

پنجتن دے دردے نوکر جنتاں دے محل وند دے
مَن رب دیاں رضاواں پنجتن دے دَر تے آجا

ایہہ رب دے رب انہاں دا گل من ایہناں دی یارا
مک جان سب خطاواں پنجتن دے دَر تے آجا

پنجتن دے دَر دے اُتوں رج دی اے سب خُدائی
 حق سچ دی گل سناواں پنجتن دے دَر تے آجا

مقصود نون جو ملیا ایہناں دے دَر توں ملیا
 تائیوں تے میں بلاوں پنجتن دے دَر تے آجا



حسنین دے نانے دا

کھاہدا اے زمانے سارے نے صدقہ حسنین دے نانے دا
لیا نور ہے تارے تارے نے صدقہ حسنین دے نانے دا

ہر نبی ولی نے سوہنے دے دربار توں منگیا ہر ویلے
رب سب دے سینے ٹھارے نے صدقہ حسنین دے نانے دا

سب دنیا اتے دھم پی سرکار دی کرم نوازی دی
رب ڈبے بیڑے تارے نے صدقہ حسنین دے نانے دا

محبوب دے نور تھیں رب سوہنے چن سورج نوں چکایا اے
ایہہ سارے نور نظارے نے صدقہ حسنین دے نانے دا

جنت وی بنائی سوہنے لئی عرشاں نوں وی زینت دتی اے
 رب گلشن کل نکھارے نے صدقہ حسنین دے نانے دا

رب توں مقصود جدوں منگیا اللہ نے کرم کما کے تے
 بھر دیتاں کنیاں چارے نے صدقہ حسنین دے نانے دا



زہرا دا بابا

عطاتے عطا کر دا زہرا دا بابا
کرم بے بہا کر دا زہرا دا بابا

اوہدے ہتھ خدا سوہنے دتیاں شفا وال
غماں دی دوا کر دا زہرا دا بابا

نہ گورے نہ کالے نوں ویکھے اوہ سب دے
ہے دل پڑ ضیاء کر دا زہرا دا بابا

مرے مولا! اُمت مری بخش دیویں
ہے رو رو دعا کر دا زہرا دا بابا

بچپا کے جہنم دی اگ کولوں سانوں
ہے کیسی سخا کر دا زہرا دا بابا

حلیمہ دے دے اون تے چادر وچھا کے
وفا تے وفا کر دا زہرا دا بابا

سوالی جو مقصود در اتے آوے
ہر اک دا بھلا کر دا زہرا دا بابا



منقبت

حضرت سیدنا عبداللہ علیہ السلام

رب سے ملی ہے شان و عظمت سیدنا عبداللہ کو
ملی ہے دیکھو خاص کرامت سیدنا عبداللہ کو

آپ کے ماتھے پہ تھا چمکا رب جہاں کا نور
کیسا ملا ہے نور و طلعت سیدنا عبداللہ کو

اُن کو ہر اک شرک سے رب نے خود محفوظ کیا
تھی توحید سے خاص ہی نسبت سیدنا عبداللہ کو

وادیٰ بلحا میں تھی اُن کے حُسن کی ہوتی بات
خاص ملی تھی رب سے برکت سیدنا عبداللہ کو

اللہ کی توحید کا عرفان اُن کو حاصل تھا
ملا تھا نُور بھی قبل بعثت سیدنا عبد اللہ کو

اُن کی شان کی نعموں کی ہے خلدِ عدن میں گونج
پیار ہے کرتی رب کی جنت سیدنا عبد اللہ کو

میں مقصود غلام ہوں اُن کا اُن کے در کا سائل ہوں
پیش ہے کی اشکوں کی مدحت سیدنا عبد اللہ کو



سیدنا عبداللہ علیہ السلام

رَب نے نُور دیا ہے اپنا سیدنا عَبْدُ اللّٰہِ کو
خُوب سے خُوب ملا ہے رتبه سیدنا عَبْدُ اللّٰہِ کو

آمنہ پاک کے حصّے میں تھی قُرْبت والد احمد کی
بہت سی عورتوں نے تھا چاہا سیدنا عَبْدُ اللّٰہِ کو

حُسن و جمالِ عبد اللہ کو دیکھنے والے حیراں تھے
ایسا حُسنِ عُدَا نے بخشا سیدنا عَبْدُ اللّٰہِ کو

ان کے دَر پر آنے والا منگتا دامن بھرتا ہے
رَب نے ایسا دیا خزانہ سیدنا عَبْدُ اللّٰہِ کو

جب تھی قبر مبارک کھول کے دیکھی دُنیا نے
 صدیوں بعد بھی تازہ پایا سیدنا عَبْدُ اللہ کو

یہ مقصود کے دل کی دُمائیں اشکوں کے یہ نذرانے
 پیش غلام کا ہے یہ تحفہ سیدنا عَبْدُ اللہ کو



منقبت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا

رحمتوں کا جہاں سیدہ آمنہ
شاہِ عالم کی ماں سیدہ آمنہ

نورِ رب آیا ہے جن کی آغوش میں
جانِ عالم کی جاں سیدہ آمنہ

جس کو ہے شک ہوا تیرے ایمان میں
اُس میں ایماں کہاں سیدہ آمنہ

تیرے پیٹے کے قدموں میں جھکتے ہیں سب
یہ زمین آسماں سیدہ آمنہ

تیرے سجدوں کی عظمت کو قرآن بھی
 کر رہا ہے بیاں سیدہ آمنہ

تیرے بیٹے کی ہیں دسترس میں سبھی
 یہ مکاں لامکاں سیدہ آمنہ

تیری تعریف مقصود میں کر سکوں
 میری ہمت کہاں سیدہ آمنہ



آمنہ سلام اللہ علیہا ہیں طیبہ

مُصطفیٰ کا نُور جن کو مل گیا
آمنہ ہیں طیبہ ہیں ، طاہرہ

مرکزِ نُورِ محمد اُن کی ذات
اُن کی عظمت کا ہے ہر جات مذکرہ

وہ عقیقہ قبل بعثت بھی امیں
نُورِ خالق کا جمعی اُن کو ملا

اُن کے در پہ ہے سلامی کے لیے
آمدِ حُور و ملک کا سلسلہ

اُن کے دربارِ مُعلیٰ کی طرف
جنتِ اعلیٰ کا سر ہے جھک گیا

اُن کے اوصافِ حمیدہ کا بیاں
رب نے خود قرآن میں فرما دیا

میری بھی مقصودِ قسمت بن گئی
آمنہ کے در کا ہوں میں بھی گدا



سادات کا گھر نوری

سرکار کی نسبت سے سادات کا گھر نوری
اُس نوری شجر کا ہے ہر ایک شجر نوری

مجھ سے ہو بیاں ممکن کیا سیدہ زہرا کا
جھکتے ہیں جہاں قدسی زہرا کا وہ در نوری

حیدر کو کہا مٹی سرکارِ دو عالم نے
حسین ہیں زہرا کے دو رشکِ قمر نوری

وہ غوثِ زمانہ ہے سردار ہے ولیوں کا
چوروں کو قطب کرتی ہے جس کی نظر نوری

مخسل ہے یہ پنجنستن کی بیٹھے ہیں ادب سے سب
انوار کی بارش ہے پھیلائے ہیں پر نوری

آقا کی غلامی سے مقصود بنا مدنی
جاتے ہیں جدھر عاشق آتے ہیں اُدھر نوری



شان والے اہل بیت علیہم السلام

عظمت و رفعت کے ہیں نُوری حوالے اہل بیت
ساری امت سے ہیں بڑھ کر شان والے اہل بیت

آیتِ تطہیر جن کی عظمتوں کی ہے دلیل
پاک ہیں پاکیزہ تر سب سے نرالے اہل بیت

نورِ اوّل کی ہیں کرنیں ضوفاں ہر فرد میں
نور کے سانچے میں خالق نے ہیں ڈھالے اہل بیت

بچہ بچہ نور کا ہے بلیقیں سادات کا
نور کے صدقے میں سارے نور والے اہل بیت

جس نے کی تکریم اس دنیا میں آلِ پاک کی
دیں گے کوثر کے اسے بھر بھر پیالے اہل بیتؑ

موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جیتے ہیں یہ
ساری دنیا سے ہیں دل والے جیالے اہل بیت

گلشن سرکار مہکے گا یقیناً حشر تک
رحمتوں کے سائے میں رب نے ہیں پالے اہل بیت

ہوں میں مداحِ محمد اور غلامِ آلِ پاک
میرے سب درد و الم مقصودِ ٹالے اہل بیت



مرا ایمان پنجتن علیہم السلام

ہیں دین پنجتن میرا ایمان پنجتن
سارا جہان جسم ہے اور جان پنجتن

پانچوں کا نور ایک ہے پانچوں کی بات ایک
دیتے ہیں سب کو ایک ہی فیضان پنجتن

کرتا ہوں مدح آل پیمبر ہر اک جگہ
ہوں پنجتنی ہے میری پہچان پنجتن

مرقوم ان کی عرش الہی پہ نام ہیں
اللہ کی عظیم ہیں برہان پنجتن

تطہیر جن کی خالقِ اکبر نے کی بیاں
پاکیزگی و شان کا عنوان پنجتن

مقصود مجھ کو کس لئے محشر کا خوف ہو
بخشش کا میری جب کے ہیں سامان پنجتن



حُبِّ اہلِ بَیتِ عَلَیہِ السَّلَام

حُبِّ اہلِ بَیتِ اپنے دل میں یوں رکھتا ہوں میں
پنجتن کے نام کی مالا سدا جھپٹتا ہوں میں

ہے دلائے آلِ احمد میرے دل میں یوں بسی
ذکرِ آلِ مصطفیٰ میں گم سدا رہتا ہوں میں

تازگی ایمان کو ہو جاتی ہے حاصل میرے
شان و عظمتِ آل کی قرآں میں جب پڑھتا ہوں میں

پنجتن کا آسرا ہے پانچ ہیں حامی مرے
مجھ کو جو بھی چاہیے اس در سے ہی لیتا ہوں میں

جب مجھے دنیا ستائے جب پریشانی پڑے
آلِ احمد کے درِ عالی پہ آ جاتا ہوں میں

پنجتن کی ہے غلامی کا شرف مجھ کو ملا
 فخر ہے کہ آل کا منگتا ہی کہلاتا ہوں میں

جب بھی مدح آل اطہر لکھتا ہوں مقصود میں
 حضرت صائم کو اپنے پاس ہی پاتا ہوں میں



اہل بیتِ مصطفیٰ ﷺ

عظمتوں کا ہیں حوالہ اہل بیتِ مصطفیٰ
شان میں ہیں سب سے بالا اہل بیتِ مصطفیٰ

اہل بیتِ مصطفیٰ کی شان ہے قرآن میں
دین حق کا ہیں اُجالا اہل بیتِ مصطفیٰ

کی طلب ان کی مودۃ خود خدائے پاک نے
ساری دنیا سے ہیں اعلیٰ اہل بیتِ مصطفیٰ

ذکرِ اہل بیت ہی ہے بالیقین ذکرِ خدا
ظلمتِ دل کا اُجالا اہل بیتِ مصطفیٰ

آل و اولادِ نبی کی شان ہے سب سے جدا
رفعتوں کا ہیں حوالہ اہل بیتِ مصطفیٰ

آل کے صدقے مری مقصود بگڑی بن گئی
ہیں کرم کرتے نرالا اہل بیتِ مصطفیٰ



پنجتن کا غلام ہوں

(لظمین:۔ میں تو پنجتن کا غلام ہوں)

میں تو پنجتن کا غلام ہوں
 یہی کہہ رہا صبح شام ہوں
 میں تو پنجتن کا غلام ہوں

یہی گھر کے جس میں ہے مصطفیٰ
 یہی گھر کے جس میں ہیں مرضیٰ
 یہی گھر کے جس میں ہے فاطمہ
 اسی گھر میں حسن و حسین ہیں
 اسی گھر کو کرتا سلام ہوں
 میں تو پنجتن کا غلام ہوں

یہی آستانِ رسول ہے
 یہی آستانِ بتوں ہے
 اسی در کا اعلیٰ اصول ہے
 میرا سرمہ طیبہ کی دھول ہے
 اسی در سے لیتا کلام ہوں
 میں تو پنجن کا غلام ہوں

درِ پنجن پہ جھکا دو سر
 درِ مصطفیٰ ہے خدا کا گھر
 ہے بھٹکتا کیوں تو ادھر ادھر
 تجھے دیتا حق کا پیام ہوں
 میں تو پنجن کا غلام ہوں

میرے پیر صائم کی ہے عطا
 مجھے مل گیا ہے مرا خدا
 ملے مصطفیٰ ملے مرتضیٰ
 ہے ملی غلامی فاطمہ
 جھبی بانٹتا درِ عام ہوں
 میں تو پنجن کا غلام ہوں

مقصود میری ہے التجا
 کرو عشق آلِ رسول سے
 کرو عشق حق کے اصول سے
 یہ عمل خدا کو قبول ہے
 اسی در سے لیتا میں جام ہوں
 میں تو پنجن کا غلام ہوں



شانِ پنجتن علیہم السلام

پنجتن پاک دی شان سبحان اللہ
ہیں سارے جہان دی جان پنجتن

اللہ پاک دی ذات دا ہین مظہر
اللہ پاک دی شان دی شان پنجتن

پنجتن پاک بدلے بنیاں جگ سارا
سارے عالم دے ہین سلطان پنجتن

کُنتُ کُنتُ خزانے دے دے پنج ہیرے
کائنات دا ہیں عنوان پنجتن

اَکُو نُورِ مُحَمَّدی وَجِ پنجال
اللہ پاک ہین برہان پنجتن

احمد مجتبیٰ علی حسین زہرا
کھٹے ہوون تے بن دا نشان پنجتن

پنجاں انگلیاں وانگ اے یں کھٹے
میرا دین اسلام ایمان پنجتن

کائنات دا یں مقصود پیجے
دیندے یں مقصودنوں دان پنجتن



فیض نرالا پنجن علیہم السلام دا

فیض نرالا پنجن دا
ہر تھال اُجالا پنجن دا

شان قرآن چہ دسا اے
اللہ تعالیٰ پنجن دا

نبی علی زہرا حسنین
گلشن اعلیٰ پنجن دا

جنت وچ بے جاناں ایں
ورد پکا لا پنجن دا

غوث قلندر بن دے نے
پی کے پیالہ پنجن دا

سجناں دل دی تختی تے
اسم سجا لا پنجن دا

ہے مقصود پنجان میری
اگو حوالہ پنجن دا



بہار پنجتن علیہ السلام

پنجتن پاک دے صدقے جہان وسدا
سارے عالم دی ین بہار پنجتن

پنجتن پاک نوں جدوں وی یاد کرناں
کردے غماں دے بحر چوں پار پنجتن

پنجتن پاک حاکم سارے جگ اُتے
کائنات دے ین مختار پنجتن

پنجتن پاک نے مدنی مقصود میرا
کردے دوہاں جہانوں وچ پار پنجتن



اہلِ بیتِ مُصطفیٰ ﷺ

عظمتوں کا ہیں حوالہ اہلِ بیتِ مصطفیٰ
شان میں ہیں سب سے اعلیٰ اہلِ بیتِ مصطفیٰ

اہلِ بیتِ مصطفیٰ کی شان ہے قرآن میں
دینِ حق کا ہے اُجالا اہلِ بیتِ مصطفیٰ

کی طلب ان کی مودت خود خدائے پاک نے
ساری دنیا سے ہیں اعلیٰ اہلِ بیتِ مصطفیٰ

ذکرِ اہلِ بیتِ ہی ہے بلقیں ذکرِ خدا
ظلمتِ دل کا اُجالا اہلِ بیتِ مصطفیٰ

آل و اولادِ علی کی شان ہے سب سے جدا
عظمتوں کا ہیں حوالہ اہل بیتِ مصطفیٰ

آل کے صدقے میری مقصود بگڑی بن گئی
ہیں کرم کرتے نرالا اہل بیتِ مصطفیٰ



نبی دی آل علیہ السلام

ایویں پیا مثلیت دے کریں دعوے
رل نہیں سکدا توں نبی دی آل دے نال

آل نبی زکوٰۃ نہیں لے سکدی
توں تے پکيا ایس زکوٰۃ دے مال دے نال

شمس و قمر دے روپ ایہہ دسدے نے
ہے جلال وی اوہدے جمال دے نال

رَب نُون ویکھے مقصود حبیب میرا
کون رلے گا اوہدے کمال دے نال



پنجتن علیہم السلام پاکِ دا کرم

پنجتن پاکِ دا کرم اے سُنیاں تے
پنجتن پاک ساڈے نال نال رہندے

آلِ نبی دے بن دے غلام جھڑے
مِل دے اُوہناں نوں اعلیٰ کمال رہندے

نامِ علی جے لئیے تے ملے بسھ کُجھ
نال جواب رہندے نہ سوال رہندے

اُوہناں تھاداں نوں کہوے مقصودِ جنت
جتھے زہرا بتول دے لعل رہندے



علی مولا کی اُلفت کا اُجالا

علی مولا کی اُلفت کا اُجالا دل میں رہتا ہے
جی جی تو کیف کا عالم نرالا دل میں رہتا ہے

محبت مصطفیٰ کی ہی محبت مرتضیٰ کی ہے
فقط یہ ایک اُلفت کا حوالہ دل میں رہتا ہے

کرم ہے حیدر گزار کا یہ خاص ہی مجھ پر
علی کا عشق ہی ہر دم سنبھالا دل میں رہتا ہے

علی کی ذات مظہر ہے جمالِ مصطفائی کی
علی کا پیار جب ہی لامحالہ دل میں رہتا ہے

علی ہی قوتِ ربانیہ کا ایک جلوہ ہے
 علی مولا بقیضِ رب تعالیٰ دل میں رہتا ہے

علی کے ذکر سے مقصودِ دل کو نور ملتا ہے
 علی کے ذکر کا اک نوری ہالہ دل میں رہتا ہے



مُصطفیٰ کے دلِربا علیہ السلام

مُصطفیٰ کے دلِربا کی بات ہے
مَرْتَضیٰ مُشکل کُشتا کی بات ہے

جس کی آمد کعبۃ اللہ میں ہوئی
اُس علی اعلیٰ علیٰ کی بات ہے

ہے علی مولا کے گھر زہرا بتول
کملی والے کی دُعا کی بات ہے

جس کی قوت قوتِ پروردگار
حامیِ دینِ خُدا کی بات ہے

جس کے بیٹے حضرت حسین ہیں
اُس نبی کے مہ لقا کی بات ہے

جس کو چاہیں آپ جنت بخش دیں
مَرْضٰی کی یہ عطا کی بات ہے

تھی شہادت مقصد و مقصود بس
یہ علی کی ہی وفا کی بات ہے



مُشکل کُشا مولا علیؑ

حیدر کُزار ہیں مشکل کُشا مولا علی
ہیں غم و آلام میں غم کی دوا مولا علی

ہم کو نسبت مل گئی ہے مصطفیٰ کے نور کی
نورِ شاہِ انبیاء کی ہیں ضیا مولا علی

مشکلوں سے مل گئی مجھ کو رہائی دفتراً
جب بھی میں نے ہے کہا یا مرضیٰ مولا علی

سارے ولیوں کے ہیں سارے سلسلے جس سے چلے
وہ ہے سرِ چشمہ ولایت کا ہوا مولا علی

ہر فضیلت میں بھی یکتائی ملی حیدر کو ہے
تاجدارِ خُلد و جنت بھی بنا مولا علی

جس کو اُلفت مل گئی حیدر کی وہ بخشا گیا
اولیاء کے تاجدار و رہنما مولا علی

کیا کہوں مقصود اپنے دل کی حسرت کیا کہوں
اب نجف مجھ کو بھی دیجئے گا دکھا مولا علی



علی مولا کی عظمت

بیاں آیا ہے قرآن میں علی مولا کی عظمت کا
زمانہ معترف ہے مرضی کی شان و شوکت کا

علی مولا پہ ہے نظر عنایت ربِّ اکبر کی
ملا مولا علی کو مرتبہ اعلیٰ امامت کا

رسول پاک نے بھائی کہاں ہے مولا حیدر کو
کسی کو مرتبہ نہ مل سکا ایسی اخوت کا

علی مولا ولادت میں شہادت میں بھی ہے یکتا
ولادت کعبہ میں رتبہ ہے مسجد میں شہادت کا

ملی یکتائی حیدر کو نبی کی نظر رحمت سے
کوئی جانے گا کیسے مرتبہ شاہِ ولایت کا

میرے مولا علی کی ہے نظر مجھ سے نکمے پر
شرف بخشا جمعی تو ہے مجھے بھی اپنی مدحت کا

یقین شاہِ نجف پہ مجھ کو تو مقصود مدنی ہے
مجھے پروانہ دیں گے حیدر کُراہِ جنت کا



راہِ حق کے رہنما

راہِ حق کے رہنما مُشکل کُشا مُشکل کُشا
حیدر و کُشور کُشا مُشکل کُشا مُشکل کُشا

ہیں انی و دامادِ محمد مصطفیٰ ﷺ
تاجدارِ اولیاءِ مُشکل کُشا مُشکل کُشا

پھر پڑی ہیں مشکلیں آجاتے مولا علی
وقت آیا ہے کڑا مُشکل کُشا مُشکل کُشا

دستگیری کیجئے پھر امتِ مرحوم کی
چھایا طوفانِ بلا مُشکل کُشا مُشکل کُشا

آپ ہیں مولا ناصر ساری امت کے شہا
یا علی المرتضیٰ مُشکل کُشا مُشکل کُشا

پھر پڑی ہیں اُلجھنیں حل کر دیں یا مولا علی
اے نبی کے دلِ با مُشکل کُشا مُشکل کُشا

حالِ دل مقصودِ کا سن لیجئے کیجئے کرم
آپ میرا آسرا مُشکل کُشا مُشکل کُشا



محبت علیؑ سے

کیے جا کیے جا محبت علی سے
ہے مومن کی پہچان اُلفت علی سے

علی مَیّنی فرمان ہے مصطفیٰ کا
ہے ملتی جبھی تو ولایت علی سے

ہے مَن کُنْتُ مولا عمر سے روایت
عمر نے بھی رکھی ارادت علی سے

علی علم کے شہر کا پاک دَر ہے
میلی علم کی سب کو دولت علی سے

سلوئی کہا ہے علی مرضیٰ نے
نہیں مخفی ہرگز حقیقت علی سے

علی ہادی مہدی علی مولا سب کا
صحابہ نے لی ہے ہدایت علی سے

ہے صدیق اکبر تو صادق علی ہے
ملے گی ملے گی صداقت علی سے

وہ عادل ہیں قاضی وہ سب سے بڑے ہیں
چمکتی ہے اب بھی عدالت علی سے

سبھی اولیاء اللہ کہتے ہیں ملکر
ہمیں تو ملی ہے ولایت علی سے

نبوت کے مقصود خاتم نبی ہیں
چلا سلسلہ امامت علی سے



مُشکل کُشا حیدر علیؑ

امام اولیاء حیدر امام اصفیاء حیدر
ولادت میں شہادت میں ہوا یکتا میرا حیدر

علی ہے قاسم جنت جسے چاہیں عطا کر دیں
ولایت میں امامت میں مرا ہے رہنما حیدر

بنے بس ایک دوجے کے لیے تھے حیدر و زہرا
نہ کوئی دوسری زہرا نہ کوئی دوسرا حیدر

وہ حیدر ہے کہ جس کے لاڈ لے جنت کے شہزادے
ہدایت کا ہے داعی خُلد کا ہے راستہ حیدر

علی مَنّی رسولِ پاک نے ہے آپ فرمایا
نہیں ہوں گے رسول دو جہاں سے اب جدا حیدر

جو مشکل آئے سر پر یاد کر لیتا ہوں حیدر کو
خدا کی ہے عنایت سے میرا مشکل کشا حیدر

کرے حیدر سے جو اُلفت اسی کی اچھی قسمت ہے
کرم بھر سخا حیدر ہر اک غم کی دوا حیدر

میری مقصود مدنی زندگی ہی وقفِ حیدر ہے
خدا کی ہے عطائے خاص سے حاجت روا حیدر



ہیں تاجدارِ اہل اتی

ہیں تاجدارِ اہل اتی مشکل گشا علی
ہیں مصطفیٰ کے دلربا مشکل گشا علی

کہتے ہیں سارے اولیاء ہر دم علی علی
اعظم بھی ہیں علی علی اقدم علی علی
دونوں جہاں کے رہنما مشکل گشا علی
ہیں مصطفیٰ کے دلربا مشکل گشا علی

ہر اک زباں پہ ہے سدا جاری علی علی
ہیں بخشے ولایتیں ساری علی علی
تفسیر شرح لافح مشکل گشا علی
ہیں مصطفیٰ کے دلربا مشکل گشا علی

نورِ خدا کے نور کا جلوہ علی علی
 سلطانِ انبیاء کا سے نقشہ علی علی
 ہے مجتبیٰ و مرضی مُشکل کشتا علی
 ہیں مصطفیٰ کے دُرِّ با مُشکل کشتا علی

حَسَنِ کرم ہیں فاتحِ خیبر علی علی
 نورِ خدا کا عکسِ منور علی علی
 مقصودِ دو جہاں ہیں مولا علی علی
 ہیں مصطفیٰ کے دُرِّ با مُشکل کشتا علی



علی علیہ السلام مولا کی اُلفت

علی مولا کی اُلفت دین و ایمان کا سہارا ہے
علی مولا خدا و مصطفیٰ کو سب سے پیارا ہے

علی کی ذات کو ہے چُن لیا شاہِ مدینہ نے
علی کا راستہ ہی خُلد اور جنت کا دھارا ہے

جسے حاصل ہوئی مولا علی کی اعلیٰ نسبت ہے
اسی مومن کی قسمت کا بلندی پر ستارا ہے

علی مولا سے کر لو پیارا گر جنت میں جانا ہے
علی مولا کا ذکرِ پاک ہی ہر غم کا چارہ ہے

علی مولا سے جس نے کر لیا ہے پیار جیتے گا
علی مولا کا دشمن دنیا و عقبیٰ میں ہارا ہے

علی مولا کا ذکرِ پاک دل کو چین دیتا ہے
علی مولا ہمارا ہے یہ ہر مومن کا نعرہ ہے

مجھے مقصودِ مدنی مل گئی اُلفتِ علی کی ہے
کرم یہ حضرتِ صائم کا بس سارے کا سارا ہے



ولائے حیدر کزار علیہ السلام

نغم ہوا ہے جو ولائے حیدر کزار میں
ہو گیا مقبول وہ اللہ کے دربار میں

تین سو آیات کا ہے شانِ حیدر میں نزول
خوبیاں کیا کیا چھپی ہیں آپ کے کردار میں

ہر فضیلت میں ہے اعلیٰ حیدر و صفا کی ذات
ہے حدیثوں میں یہی اخبار میں آثار میں

جو نہ مانے شانِ حیدر خود کو اس سے دور رکھ
فائدہ کچھ بھی نہیں ہے بحث و تکرار میں

دشمنانِ دین لرزاں ہیں علی کی ذات سے
نامِ حیدر سے ہے لرزہ آج بھی کفار میں

کون جانے حیدرِ کرار کے اسرار کو
گل کھلے عرفان کے حیدر کے لالہ زار میں

میری بھی مقصودِ مدنی بن گئی ہے بات اب
مدح گوئی کی جو حیدر کی ہے آج اشعار میں



مولائے کائنات علیہ السلام

یکتا ہیں ہر کمال میں مولائے کائنات
ارفع ہیں حال و قال میں مولائے کائنات

اُن کو ہے شرف مل گیا قربِ رسول کا
رحمت سے مالا مال ہیں مولائے کائنات

سائل کو ہیں نماز میں خیرات بخشنے
یکتا ہوئے نوال میں مولائے کائنات

کفار پہ تھے برق تپاں کی طرح علی
کامل تھے ہر خصال میں مولائے کائنات

دخترِ رسولِ پاک کی زوجہ علی کی ہے
شاملِ نبی کی آل میں مولائے کائنات

جس سمت دیکھتا ہوں میں جلوہ علی کا ہے
رہتے ہیں ہر خیال میں مولائے کائنات

مقصود کو نجف کا نظارہ بھی ہو نصیب
اب ہے یہی سوال میں مولائے کائنات



علی علی ہے

نبی کا پیارا علی علی ہے
کرم کا دھارا علی علی ہے

وفا کا پیکر علی علی ہے
سخا کا پیکر علی علی ہے
غموں کا چارا علی علی ہے
نبی کا پیارا علی علی ہے

جہاں جہاں بھی میں جا رہا ہوں
علی ہیں دیتے میں کھا رہا ہوں
میرا سہارا علی علی ہے
نبی کا پیارا علی علی ہے

میں اپنی مشکل کہوں علی سے
جہاں کی نعمت میں لوں علی سے
عطا کا تارا علی علی ہے
نبی کا پیارا علی علی ہے

نظرِ نظر میں علی کے جلوے
 نگرِ نگر میں علی کے جلوے
 مرا دلارا علی علی ہے
 نبی کا پیارا علی علی ہے

علی میں مجھ سے کہا نبی نے
 بڑا ہے رتبہ دیا نبی نے
 کہو ہمارا علی علی ہے
 نبی کا پیارا علی علی ہے

مرا ہے مقصود وہ سہارا
 وہی ہے منزل وہی ستارا
 مرا کنارا علی علی ہے
 نبی کا پیارا علی علی ہے



آج آمدِ ہے مولا علی کی

آج آمد ہے مولا علی کی ہر سو بادل ہیں رحمت کے چھائے
جوم اٹھا ہے سارا زمانہ آج حیدر ہیں تشریف لائے

چاند تارے ہیں کرنیں لٹاتے آج مولا ہیں تشریف لائے
کعبہ کو وجد آنے لگا ہے خیر سے نوری لمحات آئے

رحمتیں آج ماں کو ملی ہیں جس کی خوشیوں کی کلیاں کھلی ہیں
ابو طالب پہ رحمت ہے رب کی مکہ کے راستے جگمگائے

مصطفیٰ کو نہ دیکھا تھا جب تک مرضیٰ نے نہ کھولی تھی آنکھیں
دیکھا محبوب کو جب علی نے ہو کے خوش تھے علی مسکرائے

آج کے دن کی عظمت بڑی ہے آج آمد علی کی ہوئی ہے
 مہک اٹھے ہیں خوشیوں کے گلشن آ کے حیدر نے سب غم بھلائے

مومنو! آج خوشیاں مناؤ جاگ کر آج قسمت جگاؤ
 آج مقصود نے بھی خوشی سے یا علی کے ہیں نعرے لگائے



علی دے بوہے

علی دے بوہے سب دی جھولی بھری بھری
ساری دُنیا تائیوں آکھے علی علی

علی دے دیوانیاں نے علی علی کہنا ایس
علی علی کہنا ایس تے سدا راضی رہنا ایس
کھوٹی قسمت علی دے دَر تے کھری کھری
ساری دُنیا تائیوں آکھے علی علی

علی مولا جگ دا سہارا نالے پیراے
علی ساڈا مولا اے تے مصطفے دا ویراے
علی دے نام تھیں قیدی ہندے بری بری
ساری دُنیا تائیوں آکھے علی علی

علی نون ولایتاں دا تاجدار کہندے نیں
 علی دے غلام نام علی دا ای لہندے نیں
 ویری سارے علی دے جاندے ہری ہری
 ساری دُنیا تائیوں آکھے علی علی

نام علی دا اُچا دکھ ساڈے ٹال دا
 پھڑیا اے پلا اسان مصطفےٰ دی آل دا
 علی دے نام تھیں بیڑی بسنوں تری تری
 ساری دُنیا تائیوں آکھے علی علی

علی میرا کدی وی نہیں کافراں توں ہاریا
 علی نے حضور اتوں تن من واریا
 تائیوں ہے سی موت علی توں ڈری ڈری
 ساری دُنیا تائیوں آکھے علی علی

علی دے وظیفے چ شفاواں ای شفاواں نے
 نبی دیاں علی اتے خاص ای نگواں نے
 علی دے دشمن تائیوں جان دے مری مری
 ساری دُنیا تائیوں آکھے علی علی

علی جانے مقصود اپنے غلام نوں
 علی دا وظیفہ کراں میں تے صبح شام نوں
 تائیوں میرا ہر کم جاوے سری سری
 ساری دُنیا تائیوں آکھے علی علی



نامِ علیؑ

نامِ علیؑ دا وردِ پکا
ہر اک غم توں بچدا جا

تکنی شانِ علیؑ دی جے
پاکِ قرآنِ نوں ٹھول ذرا

غرضال ساریاں مکِ جاسن
حیدری لسنگر بھلیا کھا

منکر سامنے جے آوے
نعرہ حیدری جُوشِ تھیں لا

پیار عسلی دے بچیاں دا
اپنے دل وچ رکھ سدا

رب مقصود ہے رکھ دتی
نام عسلی دے وچ شفا



علی علیہ السلام

علی علی جو دم دم دے نال کہندے نے
اوہ بوہے نال غیر دے جا کے بہندے نے

جو وی منگتے علی دے بوہے اوندے نے
دَر دَر دے اوہ دھکے کدی نہ سہندے نے

غوث قطب سب علی دے دَر دے منگتے نے
سارے فیض علی دے دَر توں لئیدے نے

شان ہے اچھی پاک علی دے پچھیاں دی
نبی دے موہڈیاں تے جو چڑھدے لہندے نے

جہننے پلا پھڑیا حیدر صفدر دا
غم اوہدے ناں باقی کوئی وی رہندے نے

لَحْمُكَ لَحْمِي سونے نے فرمایا اے
جھولے تائیوں علی چوں نبی دے پیندے نے

علی دا ہتھ مقصود جہناں دی کنڈ اُتے
کسے میدان دے وچ وی اوہ ناں ڈھیندے نے



علی علیہ السلام لہجہٴ مرا

علی لہجہٴ مرا درداں نوں مٹاندا اے
اپنیاں سنگتیاں دی علی جھولی بھری جاندا اے

علی علی ورد کرو ایہہ دسیا اے ولیاں نے
علی علی آکھیے تے نور دلاں وچ آندا اے

علی دے غلاماں نے یاد کرنا ایس سدا علی نوں
علی مولا ولی رب دا ڈگیاں نوں اٹھاندا اے

اپنے غلاماں نوں سوہنا علی مولا رنگ دا اے
دل نور و نور کرے علی مولا چمکاندا اے

سب بھلکھ مک جاندی اے دکھ دُور ہو جانے نے
 در دیاں منگلتیاں نوں علی رَج کے رجاں اے

مقصود دے لب اُتے علی علی دا وظیفہ اے
 نام سوہنے مولا علی دا ہر ویلے کم آندا اے



مولا علیؑ دے عاشق

مولا علی دے سچیاں عاشقاں نُوں
دین دُنی وچ رُتبہ کمال ملیا

مینوں کسے وی شے دی لوڑ ناپیں
ویر نبی دا علی لچپال ملیا

چُچی پاک دہلیز اے علی دی میں
میرا عرش تھیں جا کے خیال ملیا

مولا علی مقصود دی بھری جھولی
علی پاک تُوں بناں سوال ملیا



علیؑ علیہ السلام لچپال کردا

مشکل وچ جو اوہنوں پُکار دا اے
کرم فوراً اے علی لچپال کردا

بھر دیندا اوہ جھولی اے منگتیاں دی
درِ علی تے جو وی سوال کر دا

مشکل پل وچ حل فرما دیندا
مولا علی اے کرم کمال کر دا

میرا علی کریم مقصود ہر دم
ہے دھیان میرا نال نال کر دا



عشقِ علیؑ علیؑ السلام وچ

اسیں پکے غلام سرکار دے ہاں
سانوں لوڑ نہیں سناں دے پکچیاں دی

عشقِ علیؑ وچ یار فنا ہو جا
قدر بڑی اے بھانڑاں مچیاں دی

شان پاک قرآن دے وچ آئی
مولا علیؑ سرکار دے پچیاں دی

دامن پھڑیا مقصود نے آل دا اے
ملی ازولوں غلامی اے سچیاں دی



علیؑ علیؑ امام اماماں دا

علی امام اماماں دا اے علی اے ولی اساڈا
 رکھ دا سدا خیال اے پورا مولا علی اساڈا
 دو جگ دے وچ قبلہ کعبہ اُس دی گلی اساڈا
 ہے مقصود اوہ ہر عالم وچ خفی تے جلی اساڈا



علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ دے نعرے

علی دے نعرے تھال تھال تھال تھال تھال نام علی دا
 اُسدا کیف نہیں مگدا جہنے پیتا جام علی دا
 ہاں مقصود ازل توں میں تے خاص غلام علی دا
 تائیوں ذکر پیا ہاں کر دا صبح تے شام علی دا



جگ دے پیر علیؑ دی

سب ولیاں تے ہے سرداری جگ دے پیر علی دی
 جگ کر دا اے تابعداری جگ دے پیر علی دی
 گھر مقصود دے برکت ساری جگ دے پیر علی دی
 شالہ آج آوے سواری جگ دے پیر علی دی



علیؑ دی امامت

علی دے سرتے نبی نے رکھیا ہتھیں تاج امامت
 گل ولایت دین دئی دی علی دی وچ ولایت
 کعبے وچ مقصود سی ہوئی علی دی پاک ولادت
 جگ دے سچے پیر نے پائی مسجد وچ شہادت



علیؑ علیؑ علیؑ ہر کوئی کر دے

علیؑ علیؑ علیؑ ہر کوئی کر دے نال علیؑ اے
 مشکل کیڈی وی آجاوے دیندا ٹال علیؑ اے
 رب دے رستے تے دے دیندا اپنے بال علیؑ اے
 دُکھ مقصود مٹن نال لیندیاں اسم کمال علیؑ اے



وچ نماز علیؑ

ہو شہید مسیتے دیا حق دا راز علیؑ نے
 جان سی موڑی واپس رب نون وچ نماز علیؑ نے
 بھر دتا اے وچ دلال دے سوز گداز علیؑ نے
 دتی اے مقصود ہمیشہ حق آواز علیؑ نے



سُورج کچھے مُوڑے

علی دی پاک نماز لئی مدنی سُورج پتکھے موڑے
 علی نے لا تکبیر دا نعرہ کوٹ کفر دے توڑے
 کٹے ہوئے ہتھ علی نے نال کرم دے جوڑے
 سب مقصود علی دے منکر رب دو جگ وچ روہڑے



علی علیہ السلام دا ناں

علی دا ناں بے لیناں ہووے پاک زُبان نُون کرئیے
 علی دا بے ہے نعرہ لاوناں سر سجدے وچ دھرئیے
 جد تک ساہ نے دم دم دے نال دم او سے دا بھرئیے
 ہر ویلے مقصودِ خدا دے قہر دے کولوں ڈرئیے



سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا

نورِ حق کی ضیاء سیدہ فاطمہ
جانِ نورِ خدا سیدہ فاطمہ

آپ ہیں پوری تصویر سرکار کی
نقشِ خیرالوری سیدہ فاطمہ

آپ کا نام نامی جو میں نے لیا
سر میرا جھک گیا سیدہ فاطمہ

عقل میں کس طرح آئے انسان کی
آپ کا مرتبہ سیدہ فاطمہ

آپ کو حورِ دُنیا کہیں مصطفیٰ
آپ خیر النساء سیدہ فاطمہ

آپ کے سر پر رب نے سجایا ہے خود
تاجِ تطہیر کا سیدہ فاطمہ

آپ کے پردہ کو دیکھ کر خُلد میں
حوریں بھی ہیں فدا سیدہ فاطمہ

مادرِ مُشفقہ آپِ حسین کی
زوجہٴ مرتضیٰ سیدہ فاطمہ

جاگنا ساری شب نفل پڑھتے ہوئے
دیکھتا ہے خدا سیدہ فاطمہ

آپ کی شان و عظمت تو مقصود کی
عقل سے ہے وری سیدہ فاطمہ



زہرا بتول سَلَامًا اللّٰهُ عَلَيْهَا

رحمتِ رَبِّ العَلِيِّ زہرا بتول
بنتِ شاہِ انبیاءِ زہرا بتول

ہر فضیلت کے ہے جامع اُن کی ذات
حاصلِ ہر اک ثناء زہرا بتول

اُن کی طینت ان کا جوہر پاک ہے
ہر طہارت کی ضیاء زہرا بتول

خانہٴ حیدر کی ہیں وہ روشنی
واقفِ صبر و رضا زہرا بتول

بیٹیاں مقصود کی تیری غلام
میں گدا ہوں آپ کا زہرا بتول



بیٹی رسول کی

ہے ملکہ مملک جناب بیٹی رسول کی
جائے پناہ دارالامان بیٹی رسول کی

ہے تاجدارِ ہل اتنی شوہر جناب کا
حسین و زینب کی ہے ماں بیٹی رسول کی

پلتا رہا حق آپ کی آغوشِ پاک میں
حق کی حقیقی ترجمان بیٹی رسول کی

امت کو ہے بچالیا ابنِ بتول نے
ہے عاصیوں کی پاسباں بیٹی رسول کی

سر پر رداِ تطہیر کی جھومر ہے نور کا
عز و وقارِ دو جہاں بیٹیِ رسول کی

مقصودِ گرچہ پڑ گیا محشر میں واسطہ
مجھ کو بچا لے گی وہاں بیٹیِ رسول کی



رسول کا ہے قرار زہرا سلام اللہ علیہا

رسول کا ہے قرار زہرا
نبی کے گھر کی بہار زہرا
علی کے گھر کا وقار زہرا
رسول اکرم کا پیار زہرا

صلاة جاری دوام ان پر
دُرود ان پر سلام ان پر

ہے خُلد کی تاجدار زہرا
علی کی ہے راز دار زہرا
بہشت کی ہے بہار زہرا
ہے عظمتوں کا نکھار زہرا

جہاں میں اونچا مقام ان کا
ہر اک فرشتہ غلام ان کا

خدیجہ کا ہے سرور زہرا
 ہے نور زہرا ہے نور زہرا
 نجاستوں سے ہے دور زہرا
 ریاضتوں کا شعور زہرا

ہے خلدِ انور کی شان زہرا
 عبادتوں کا جہان زہرا

فدا ہے مقصود ان پہ ہر دم
 وہ مالکِ سلسبیل و زم زم
 امامتیں ان کے گھر کی قائم
 ہے شانِ زہرا عظیم اعظم

جناب زہرا فداکِ روجی
 جناب زہرا فداکِ امی



کرم یا سیدہ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهَا

ہو غلاموں پر کرم یا سیدہ
ہے بڑے بے چین ہم یا سیدہ

آنتاں تیرا ہے رشکِ عرشیاں
سر ولی کرتے ہیں خم یا سیدہ

تیرے اوصافِ حمیدہ کو بھلا
کیا کرے عاصی رقم یا سیدہ

آپ سے ہے شجرہٴ عترت ہے چلا
اُمِ آلِ محترم یا سیدہ

کیا لکھوں میں آپ کی عظمت بھلا
ہے یہ لرزیدہ قلم یا سیدہ

عاصیوں پر بھی نگاہِ لطف ہو
رکھنا ہم سب کا بھرم یا سیدہ

از سگانِ پنجتن مقصود کا
رکھنا محشر میں بھرم یا سیدہ



زہرا بتول سلام اللہ علیہا

پارۂ خیر البشر زہرا بتول
عورتوں کی راہبر زہرا بتول

اُن کی عظمت ہے بیان کرتا خدا
پاک سے پاکیزہ تر زہرا بتول

ہیں تیرے در پہ سوالی آگئے
دیں سبھی کی جھولی بھر زہرا بتول

بیٹیاں میری تری نوکر بنیں
اُن پہ بھی کر دیں نظر زہرا بتول

مرضی مشکل گشا شوہر تیرا
دور سب آزار کر زہرا بتول

شان میں کوئی نہ تجھ سے بڑھ سکا
فقر کی تو تاجور زہرا بتول

صدقہ حسنین دیں مقصود کو
کافی ہے بس تیرا در زہرا بتول



پیاری سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا

رسول پاک کو سب سے ہیں پیاری سیدہ زہرا
 گزاریں یادِ رب میں رات ساری سیدہ زہرا
 ہمیں خوفِ جہنم ہو بھلا مقصود پھر کیوں کر
 شفیع ہونگی جو محشر میں ہماری سیدہ زہرا

مقامِ سیدہ سلام اللہ علیہا

مقامِ سیدہ الفاظ میں تو آ نہیں سکتا
 کوئی بھی لکھ نہیں سکتا کوئی بتلا نہیں سکتا
 مقامِ سید مقصود بس رَبِّ الْعَالَمِیْنَ جانے
 یہ ہے منزلِ ادب کی کوئی بھی سمجھا نہیں سکتا

پاک بتول سلام اللہ علیہا کی عظمت

بتول پاک کی عظمت ہے ارفع سب خیالوں سے
 جناب سیدہ ہے شان والی سب حوالوں سے
 کسی کو رتبہ یہ مقصود حاصل ہو نہیں سکتا
 دیا ہے رب نے اونچا مرتبہ ان کو مثالوں سے

جناب سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا

مقام فقر میں اعلیٰ جناب سیدہ زہرا
 ہیں ہر اک شان میں بالا جناب سیدہ زہرا
 بتائے شان کوئی کیا بھلا مقصود زہرا کی
 رسالت کا گل رعنا جناب سیدہ زہرا

تازہ کلی زہرا سلام اللہ علیہا

رسول پاک کے گلشن کی ہے تازہ کلی زہرا
 بڑے ہی ناز سے آغوشِ رحمت میں پٹی زہرا
 علی کو چن لیا مقصودِ رب نے سارے عالم سے
 جہمی یکجا کیے اللہ نے خود میں علی زہرا

جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا

جناب سیدہ ہیں بڑھ کے سب سے شان و عظمت میں
 عبادت میں ریاضت میں کرامت میں فضیلت میں
 ملی سرداری ان کو دُنیا میں مقصودِ خالق سے
 ملے گی حق سے سرداری انہیں کو باغِ جنت میں

خدا کی بندگی میں

خدا کی بندگی میں سیدہ کی ہر گھڑی گزری
 رضا خالق کی بی بی پاک نے تھی ہر گھڑی چاہی
 نہیں مقصود ان سا کوئی بھی صابر زمانے میں
 وہ سائل کو عطا کر کے تھی رہتی آپ خود بھوئی

مرے محبوب کی بیٹی سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهَا

میرے محبوب کی بیٹی کو عظمت خود خدا نے دی
 جہاں کی عورتوں پر ان کو رفعت خود خدا نے دی
 جنہیں قرآن پڑھ کر تھا پالا پاک زہرا نے
 انہیں ہر دور میں اعلیٰ امامت خود خدا نے دی

سید عالم کی شہزادی سلام اللہ علیہا

جنابِ فاطمہ کا نام ہے برہانِ آزادی
 وہ ہیں خاتونِ جنت سید عالم کی شہزادی
 وہ ہیں مقصودِ تم الفقر کا عرفان ہے جن کو
 وہی ہیں جن کے دَر سے داد پالیتا ہے فریادی

ہو بہو تصویر احمد کی

جناب سیدہ ہیں ہو بہو تصویر احمد کی
 جناب سیدہ ہیں مظہر و تنویر احمد کی
 جنہیں بضعتہ منی خود کہا مقصود آقا نے
 وہ ہیں خاتونِ جنت اور ہیں توقیر احمد کی

جانِ احمد کی ہیں راحت

جانِ احمد کی ہے راحت سیدہ زہرا بتول
 مالک و مختارِ جنت سیدہ زہرا بتول
 وصف ان کا کس طرح مقصود ہو مجھ سے بیاں
 روحِ دیں جانِ سالت سیدہ زہرا بتول

سیدہ زہرا بتول سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهَا

زینت و شانِ امامت سیدہ زہرا بتول
 ربِ عالم کی ہیں رحمت سیدہ زہرا بتول
 وہ بتولِ پاک وہ مقصودِ نورِ مصطفیٰ
 مخزنِ رُشد و ہدایت سیدہ زہرا بتول

رازدارے مصطفیٰ ﷺ

رازدارِ مصطفیٰ ہیں سیدہ زہرا بتول
 نورِ احمد کی ضیاء ہیں سیدہ زہرا بتول
 شان میں مقصود ان کی آیتِ تطہیر ہے
 عورتوں کی رہنماء ہیں سیدہ زہرا بتول

دُخترِ خیرالورای

دُخترِ خیرالورای ہیں سیدہ زہرا بتول
 نُور ہیں خیرالنساء ہیں سیدہ زہرا بتول
 فقر میں کامل ہیں یہ مقصودِ لختِ مصطفیٰ
 حاملِ صبر و رضا ہیں سیدہ زہرا بتول

مالکِ ملکِ جنات ہیں

مالکِ ملکِ جنات ہیں سیدہ زہرا بتول
 لطف و رحمت کا جہاں ہیں سیدہ زہرا بتول
 لختِ دل مقصود ہیں سرکارِ دو عالم کی یہ
 زینب و کبریٰ کی ماں ہیں سیدہ زہرا بتول

امِ آلِ مصطفیٰ

سب جہاں کی عورتوں کی رہنما زہرا بتول
 سیدہ و امِ آلِ مصطفیٰ زہرا بتول
 فقر کا مقصود اُن کو ہے ملا اعلیٰ مقام
 خانہٴ مولا علی کی ہیں ضیاء زہرا بتول

أَحْبَابُ السَّيِّدَةِ زَهْرَةَ السَّلَامِ اللَّهُ عَلَيْهَا

شان و عظمت کا حوالہ سیدہ زہرا بتول
میری سوچوں سے ہے بالا سیدہ زہرا بتول
اُن کی عظمت کا بیاں مقصود کرتا ہے خدا
دین احمد کا اُجالا سیدہ زہرا بتول

ارفع و اعلیٰ شان کی مالک

جناب سیدہ ہیں ارفع اعلیٰ شان کی مالک
جناب سیدہ ہیں خلد کے سامان کی مالک
نہیں مقصود ممکن آپ کی توصیف لفظوں میں
وہی ہیں دین کی مالک وہی قرآن کی مالک

اوہ حسنین دی ماں ایں

پاک بتول دا کون ہے ثانی اوہ حسنین دی ماں ایں
 ملک اوہدی رب کیتا روز ازل توں باغِ جنائیں
 جنت وچ ہر تھاں توں اچا زہرا پاک دا تھاں ایں
 دُکھ مقصود مٹاؤندا سارے زہرا پاک دا ناں ایں

جبرائیل چلاوے چکی

ادبوں گردن جھکدی آپے نام اوہدا جد آوے
 رو رو جھڑی باپ اپنے دی امت نوں بخشاوے
 جبرائیل فرشتہ جسدی چکی پیا چلاوے
 شان اوہدی مقصود بھلا کی لفظاں وچ لیاوے

گھرزہرا سلام اللہ علیہا دا

پاک بتول دی شان ہے اُچی اُچا گھرزہرا دا
 طیب پاک تے طاہر اطہر سارا گھرزہرا دا
 مالک کل ولایت والا ہے شوہر زہرا دا
 گھر مقصود دتار حمت تھیں رب نے بھرزہرا دا

آل اطہار نبی دی

آل اطہار نبی دی ساری ہر اک دی سردار اے
 آل نبی دا پھڑ لے دامن جے توں ہونا پار اے
 آل دا جو مقصود ہے دشمن ڈب جاندا وچکار اے
 دو جگ دے وچ تریا جہنوں آل دا ملیا پیار اے

بتول سلام اللہ علیہا دے گھر وچ

پاک بتول دے گھر وچ رب دی آئی نعمت ساری
 ملی اے پاک بتول نوں سبھناں عورتاں تے سرداری
 ہر اک حور جنت دی کر دی اس دی تابعداری
 ہے مقصودِ عمر جس ساری فاقیاں وچ گزاری

عطا ہیں کرتی ضرور زہرا سلام اللہ علیہا

علی کے گھر کا ہے نور زہرا
 زمیں پہ جنت کی حور زہرا
 جو آئے مقصودِ در پہ اُن کے
 عطا ہیں کرتی ضرور زہرا

سلام بحضور

شہزادی کوئین سلام اللہ علیہا

السلام اے سیدہ خاتونِ جنت السلام
السلام اے وارثِ ملکِ طہارت السلام

سر فرشتوں کے جھکے ہیں آپ کی دہلیز پر
السلام ہے مالک ہر اک کرامت السلام

السلام اے جگر پارہ محمد مصطفیٰ
السلام اے قاسم ہر ایک نعمت السلام

تیرے در پر سر جھکائے ہیں کھڑے ہم سیدہ
السلام اے نور پرور فیضِ درجت السلام

السلام اے جدّۂ اولاد و آلِ مصطفیٰ
السلام اے گنجِ بہجت کنزِ رحمت السلام

تیرے درپر سب مرادیں مل رہی ہیں روز و شب
السلام اے حامیِ دلگیر امت السلام

پیش ہیں مقصود کے یا سیدہ لاکھوں سلام
السلام اے مالکِ ہر اک فضیلت السلام



سلام بحضور سیدہ سلام اللہ علیہا

سلام اے مخزنِ انوار و رحمت سیدہ زہرا
سلام اے مرکزِ نور و ہدایت سیدہ زہرا

سلام اے تاجدارِ دو جہاں کی نورجاں زہرا
سلام اے عاصیوں اور پرخطاؤں کی اماں زہرا

سلام اے زوجہٴ شیر خدا مولا علی زہرا
سلام اے گلشنِ شاہِ مدینہ کی کلی زہرا

سلام اے سیدہ زہرا کرم کی انتہا تو ہے
سلام اے سیدہ زہرا جہاں کا آسرا تو ہے

سلام اے سیدہ زہرا کے تیری ذاتِ عالی ہے
سلام اے سیدہ زہرا کے تو دَرِّ لَآلی ہے

سلام اے سیدہ خادم تیرا جبریل ٹھہرا ہے
تیرے پردے کی خاطر در پہ عزرائیل ٹھہرا ہے

سلام اے سیدہ ہر رات سجدوں میں کٹی تیری
جہاں کی عورتوں کی رہنما ہے زندگی تیری

سلام اے سیدہ زہرا کرم کی انتہا تو ہے
جسے ہیں چومتے آقا کلی وہ لاشبہ تو ہے

سلام اے سیدہ زہرا تو مالک خلد و جنت کی
جو تیرے در پہ آیا تو نے اس کی پوری حاجت کی

سلام اے سیدہ زہرا تیرا عالی گھرانہ ہے
تیرے پردے کی حالت جانتا سارا زمانہ ہے

سلام اے آن والی شان والی سیدہ زہرا
سلام اے صاحب قرآن والی سیدہ زہرا

سلام اے سیدہ تیری عبادت کو ریاضت کو
سلام اے سیدہ تیری امامت کو سیادت کو

سلام اے سیدہ تیری عنایت کو سخاوت کو
سلام اے سیدہ تیری مروّت کو کرامت کو

سلام اے سیدہ تیری فصاحت کو بلاغت کو
سلام اے سیدہ تیری فراست کو شجاعت کو

سلام اے سیدہ در پر ترے آیا سوالی ہے
فقیر بے نوا مقصود کی جھولی بھی خالی ہے



امام حسن علیہ السلام

مصطفیٰ کا نُوری جلوہ ہے حسن
سیدہ زہرا کا پیارا ہے حسن

اس کی شانِ فیض تو دیکھو ذرا
آج بھی فیضان دیتا ہے حسن

شانِ لفظوں میں کہاں آئے بھلا
کیا بتائے کوئی کیسا ہے حسن

بھُول وہ ہے مصطفیٰ کے باغ کا
مرتضیٰ کے دل کا ٹکڑا ہے حسن

اس پہ رحمت ہے خدا کی دم بدم
 نعمتیں اللہ سے لیتا ہے حسن

سائباں ہے وہ غموں کی دھوپ میں
 رحمتوں کی نوری برکھا ہے حسن

میں بھی ہوں مقصود آن کا ہی گدا
 میرے بھی دامن کو بھرتا ہے حسن



حسن ابن حیدر علیہ السلام

نبی کا ہے پیارا حسن ابن حیدر
جہاں کا سہارا حسن ابن حیدر

نبی کی ہے ہیبت کا نُوری نمونہ
نبی کا ہے نقشہ حسن ابن حیدر

صَلح جس کے صدقے ہوئی مومنوں میں
کرم کا وہ دھارا حسن ابن حیدر

مجھے مل گئی اُن کی اُلفت کرم ہے
مرے غم کا چارا حسن ابن حیدر

شُجاعت کا پیکر مروت کا پیکر
بڑا دل ہے رکھتا حسن ابنِ حیدر

مُحبت ہوئی فرض اُس کی ہے سب پر
مُحبت سراپا حسن ابنِ حیدر

مرے لب پہ مقصود ان کی ثناء ہے
مرا ہے وظیفہ حسن ابنِ حیدر



سلام بحضور امام حسن علیہ السلام

سلام اے خُلد کے سرور سلام اے نُور کے پیکر
شبیبہ مصطفیٰ مولا علی کے دلربا شبر

سلام اے ماہِ عالمتاب کی روشن کرن تو ہے
نبی کا شاہزادہ حُسنِ دو عالم حسن تو ہے

سلام اے سیدہ زہرا کی نُور کی گود کے پالے
سلامی تجھ کو دینے آتے ہیں خود آسماں والے

سلام اے پارۂ شاہِ مدینہ اے حسنِ پیارے
تیری تعریف کرتے ہیں کتابِ اللہ کے پارے

سلام اے رونقِ کاشانہ خیر النساء تو ہے
سلام اے ماہِ انور ”شامِ ظلمت“ میں ضیاء تو ہے

سلام اے حُسنِ محبوبِ خدا کے مظہرِ کامل
سلام اے جراتِ شیرِ خدا کے مظہرِ کامل

سلام اے سیدہ زہرا کے گلشن کے گل رعنا
اے ریحانِ نبی تجھ کو رسولِ پاک نے سونگھا

سلام اے امتِ سرکار کے پُر امن شہزادے
سلامی تجھ کو دینے آتے ہیں سارے فلک زادے

سلام اے مجتبیٰ مولا حسن رکھوالے اُمت کے
تری ہی سلطنت ٹھہرے گلستاں سارے جنت کے

سلام اے مجتبیٰ مولا حسن رحمت کا طالب ہوں
رسولِ پاک کے پیارے تری قُربت کا طالب ہوں

سلام اے مجتبیٰ مولا تری شانِ شہادت پر
امن کے پاک شہزادے کیا احسان اُمت پر

سلام اے مجتبیٰ مولا حسن تیری عطاؤں پر
کرم کرتا ہے تو ہی عاصیوں اور پُر خطاؤں پر

سلام اے مجتبیٰ مولا حسن تیری اداؤں پر
کسی بھی وقت گھبرایا نہیں ہے تُو بلاؤں پر

سلام اے مجتبیٰ مولا ، تری شانِ کمالی پر
سلام آئیں فرشتوں کے ترے اخلاقِ عالی پر

سلام اے مجتبیٰ مولا اَمَن کا تو ہے شہزادہ
وہی تو حق کا ہے جادہ حسن تیرا ہے جو جادہ

سلام اے مجتبیٰ مولا حسن کر دو کرم ہم پر
کہ ہیں توڑے ہوئے اہلِ جفانے اب ستم ہم پر

سلام اے مجتبیٰ مولا حسن نظرِ کرم کر دے
تو نانا جان کے صدقے ہماری جھولیاں بھر دے

مرے مولا حسن دَر پر ترے مقصود ہے آیا
سلاموں اور دُرودوں کا یہ تحفہ ساتھ ہے لایا



واریا کنبِ حسینؑ نے

دینِ نبیؐ توں واریا کنبہ حسینؑ نے
ہر غم نو اپنے سینے سے جھلیا حسینؑ نے

لعل اپنے پیش کیتے سی نانا دے دین توں
کیسا سی رب توں حوصلہ پایا حسینؑ نے

غم نال دُہری ہو گئی سید دی سی کمر
قاسم دالاشہ جس گھڑی چکلیا حسینؑ نے

کرب و بلا نوں دیتا سی جنتِ سخی بنا
خون اپنے تھیں سنواریا نقشہ حسینؑ نے

کوئی وی ہور اس طراں ہویا نہیں فدا
رَب دی رضائوں جس طراں مَنیاں حسین نے

سب جتناں حسین دے ناویں سی لگ گتیاں
اللہ تو ایسا مرتبہ پایا حسین نے

موسیٰ سی جس دے واسطے مقصود ترسدے
خنجر دے پیٹھ ویکھیا جلوہ حسین نے



بیڑی کنڈے تے لائی اے شبیر علیہ السلام نے

کر کے جاناں نوں قربان اسلام دی
بیڑی کنڈے تے لائی اے شبیر نے
آکے کربل دے وچ نانے دے دین توں
وار دتی کمائی اے شبیر نے

پُورا پُورا اے جنت دا مِل تاریا
سارے کُنبے نوں شبیر نے واریا
خونِ حیدر تے زہر ادا دے دودھ پاک دی
لاج رکھ کے دکھائی اے شبیر نے

کیتی پرواہ ذرا سوہنے جاناں دی نہیں
بیعتِ منیٰ یزیدی شیطاناں دی نہیں
بول بالا سی حق والا کردا رہیا
کنڈھ باطل دی ڈھائی اے شبیر نے

جس نے کوثر پلانا تے ورتاؤنا
 اوہدے پچیاں لئی پانی دا قطرہ نہیں
 فر وی شکوہ لباں اُتے آیا نہیں
 توڑ لا کے نبھائی اے شبیر نے

نام جسدا شہادت دا عنوان ایس
 اوہدا سر پڑھدا نیزے تے قرآن ایس
 سر سی سجدے دیوچ تیغ گردن تے سی
 دید حق والی پائی اے شبیر نے

پایا مقصود سید نے مقصود سی
 راضی کیتا جیویں ہويا معبود سی
 من کے رب دی رضا کیتا سب کجھ فدا
 موہ لئی ساری خدائی اے شبیر نے



دوہتا نبی دا چھڈ کے

دوہتا نبی دا چھڈ کے طیبہ نوں جا رہیا اے
غم کر بلا دا آ کے ہر غم بھلا رہیا اے

نانے دے روضے اتے آج آخری سلام ایس
ماں دا اے روضہ چھٹیا آئی غماں دی شام ایس
بھائی حسن نوں غم دی کہانی سنا رہیا اے

بیمار بچی تائیں بابل دا چھڈ کے جانا
اصغر دا خالی جھولا رو رو جھنسنے بھلانا
سادات دا اوہ رونا جگ نوں روا رہیا اے

زینب نے وار دتے پھل باغِ فاطمہ دے
بچے کہیائے ویکھو اے حوصلے نے ماں دے
باغِ نبی دا ہر پھل مہکاں وسا رہیا اے

حُرمَل دا تیر کھا کے اصغر نے پیتا پانی
 اکبر نے وار دتی اسلام لئی جوانی
 خیمے چہ چک کے سید لاشاں لیا رہیا اے

قاسم ہے بنیا دولہا لہو دی لگا کے مہندی
 ہر حور راہ اے جہدا جنت بچ ویکھو ویہندی
 میدانِ کربلا وچ سہرے سجا رہیا اے

لے کے میں پانی آواں سی کر لئی تیاری
 بن کے وفا دا پیکر عباس جان واری
 بھائی دے نال ویکھو کردا وفا رہیا اے

مکے مدینے والا مقصود اوہ حجازی
 خنجر دے پیٹھ نیستی ایسا اے اوہ نمازی
 نیزے دی نوک تے وی قرآن سنا رہیا اے



جنت دے والی

جنت دے والی کربل دی تقدیر جگاون آئے نے
اسلام دی ڈبئی بیڑی نوں کنڈے تے لگاؤن آئے نے

شبیر نے چھڈیا طیبہ نوں نانے دا دین بچاون لئی
اللہ دی رضا دے لئی سید گھر بار لٹاؤن آئے نے

کربل وی جنت بن گئی سی جدوں ڈھلا خون شہیداں دا
تن دن دے پیاسے کربل دی خود پیاس بچھاون آئے نے

اکبر تے قاسم ٹر گئے نے لگے لیکھے عون و محمد وی
شبیر اٹھا کے اصغر نوں قربان کراؤن آئے نے

کی دساں کی کی بیٹی اے سید دے پاک گھرانے تے
ہنجواں دی برکھا و رھدی اے اکھیاں وچ ساون آئے نے

تک ملک فلک تے روپے سی عباس دے سچے جذبے نوں
بازو کٹوا کے دنداں تھیں جد مشک اٹھاون آئے نے

مقصود کی دسے کربل وچ کی زینب اُتے بیت گتیاں
جد ظالم پردے داراں دے خیمے وی جلاؤن آئے نے



موت یزیدی

موت یزیداں دی سی بن کے سید کربل آیا
 سب کچھ دین توں وار کے اپنا کفر نُوں روہڑ وکھایا
 حق کہیا تے حق تے اڑیا باطل کھوہ وچ پایا
 سجدے وچ مقصود سید نے سر بیسی کٹوایا



کربل والے دی نماز

پڑھی نماز جو کربل والے کون بھلا پڑھ سکدا
 وانگ حسین جنت وچ کہڑا حُر ورگے کھڑ سکدا
 تن دن ترہایا کہڑا وانگ سید لڑ سکدا
 جھکدا سر مقصود نہیں حق دانیزے تے چڑھ سکدا



کربل دے وچ آکے

وار دتا سی سب کجھ سید کربل دے وچ آکے
 چن اصغر نوں وارا یا سید ہتھاں دے وچ چا کے
 اکبر دتی وار جوانی باپ دا نعرہ لا کے
 سب مقصود حسین دے ساتھی دسدے توڑ نبھا کے



تھاں تھاں در کھلارے

پیر شبیر نے وار کے جاناں ڈبدے بیڑے تارے
 بھر دتے اکھیاں وچ اتھر و تھاں تھاں در دکھلارے
 کسے نہیں بچڑے وار جیویں دین توں سید وارے
 کیتے سی مقصود حسین نے تیغاں وچ نظارے



کربل ملی سوہنے سید

کربل ملی سوہنے سید چھٹ کے شہر مدینہ
 دے دتاسی اُمت دے ہتھ حق دا اوس آئینہ
 بھاویں روے تے گرلاوے بیٹی پاک سکینہ
 دس مقصود دتاسی سید نے شیراں وانگول جینا



کوثر دا والی حسین

واہ واہ اللہ سوہنیا تیری ہر اک شان نرالی
 پانی دا گھٹ ملے ناں اوہنوں جو کوثر دا والی
 ناں مقصود حسین اے اوہدا اتھرو جس دی ڈالی
 مشکل دے وچ پھنس جہنے دین دی مشکل ٹالی



اک دھی وچ مدینے

کھڑا وانگ حسین سید دے بن کے کندھ کھلووے
 اک دھی وچ مدینے روندی اک کربل وچ رووے
 سید آکھیا حق تے رہنا جو ہووے سو ہووے
 پر مقصود ناں دین دا بوہا کوئی یزیدی ڈھوے



کربل والا پیر

کربل ولا پیر اے سچا سچ دا نعرہ لاوے
 کٹیا ہويا سر وی اوہدا پیا قرآن سناوے
 دھی زہرا دی زینب ویر دا پورا ساتھ نبھاوے
 دونویں چن مقصود اوہ اپنے مقتل وچ گھلاوے



ناں کوئی ویر حسین جہیا

ناں کوئی ویر حسین جہیا نانا زینب جہی ہمیشہ
 وچ کربل دے ویر دے وانگوں صابر رہی ہمیشہ
 گل مقصود جو کیتی ویر نے اوہو کھی ہمیشہ
 ویر دے پچھے پچھے روندی گئی ہمیشہ



لعل علی دے

کربل دے وچ لعل علی دے لاکے توڑ نبھایاں
 راہواں ساریاں اُمت تائیں دین دیاں کھلوا یاں
 روز ازل توں بھاریاں پنڈاں جو سن میرتے چایاں
 وچ کربل مقصود سید نے ساریاں میر توں لایاں



حُسیین علیہ السلام دی اے

نبی پاک دے صدقے غلام ہو گئی
خلقت ساری دی ساری حسین دی اے

نبی سوہنے نے چایا اے موہڈیاں تے
کیتی نبی دلداری حسین دی اے

ابراہیم حسین توں وار دتا
جان نبی نوں پیاری حسین دی اے

قبر حشر وچ کم مقصود اونی
غنم خواری تے یاری حسین دی اے



کربلا دے خونی میدان

کربلا دے خونی میدان اندر
امتحان دتا آکے سیداں نے

دیو دین دا مُڑ کے جگا دتا
تیل خون والا پا کے سیداں نے

سَر بُلند قرآن نوں ہور کیتا
کٹیاں ہتھال اُتے چا کے سیداں نے

خُوشی وڈی مقصود جہان تائیں
سارے غم سینے لا کے سیداں نے



قربان کیتا

کملی والے کریم دے دوہترے نے
جہڑا کم کیتا عالی شان کیتا

گلشن نبی دا سُتے یزیدیاں نے
ظلم و جبر دے نال ویران کیتا

کیڈا حوصلہ سخی شبیر دا اے
قاسم اکبر قربان جوان کیتا

چھ مہینے دا اصغر مقصود ویکھو
سید ہتھال تے چک قربان کیتا

حال کر بلا دا

حال کر بلا دا دساں میں کیویں
خونی منظر نہیں کیتا بیان جاندا

پُچھو باپ کولوں کہ میدان وئے
پُتر کیویں ہے گھلیا جوان جاندا

کدوں دین وچ رہنی سی جان یارو!
جے نال سید حسین بچان جاندا

قاری ہووے مقصود جے نبی زادہ
فیر نیزے تے پڑھیا قرآن جاندا



بیمار دے نال

سب کجھ وار کے دین توں سیداں نے
وعدہ پورا سی کیتا سرکار دے نال

خالی لے کے کچاوے سی مڑی زینب
طیبہ وچوں سی گئی پراور دے نال

باقی سید سی سارے قربان ہو گئے
مڑیاں بیبیاں کَلّے بیمار دے نال

حد صبر دی مکی مقصود جس تے
کون رلے گا اوہدے کردار دے نال



نام حسین علیہ السلام دا

آج وی ونڈدا خُمار شہادتال دا
سُرخ لبالب جامِ حُسین دا اے

آج وی غیرت دا سب توں نشان اُپیا
ساری دُنیا وچ نامِ حُسین دا اے

رُوک سکی نہیں آجے تک ذرا جتاں
چانن شامِ دی شامِ حُسین دا اے

مِلدا جُلدا قرآن دے نال سارا
سچّا سچّا کلامِ حُسین دا اے



امام زین العابدین علیہ السلام

تاجدارِ اولیاء و اصفیاءِ سجاد ہیں
سارے اہلِ عشق میں اعلیٰ علیٰ سجاد ہیں

اُن پہ رحمتِ خاص ہے اللہ کی رہتی ہر گھڑی
اس لئے ہی زینتِ آلِ عبا سجاد ہیں

وہ امامِ انبیاء کے گلستاں کے پھول ہیں
حضرتِ مولا علی کے دلربا سجاد ہیں

واصلِ باللہ ہوئے ذوقِ عبادت سے ہیں آپ
عاشقین و صادقین کے رہنما سجاد ہیں

اُن کے دربارِ معلیٰ پر ہیں جھکتے تاجور
 زین العابدین ہیں گنجِ سخا سجاد ہیں

مرکزیت اُن کو حاصل ہے نبی کی آل کی
 سید السادات سب کے پیشوا سجاد ہیں

اُن کی مدحت کر رہا مقصود ہوں میں روز و شب
 میرے مولا اور میرے آسرا سجاد ہیں



امام محمد باقر علیہ السلام

حضرت امام باقر حیدر کا نُوری اختر
ہیں اولیاء میں بہتر ہیں اصفیا میں برتر

علمِ لدُنّی اُن کو حاصل ہوا خدا سے
سارے جہاں کے عالم جھکتے ہیں اُن کے دَر پد

فضل و کمال میں بھی ان کو ملی بلندی
نسبت سے مصطفیٰ کی ٹھہرے وہ نُوری گوہر

اُن کے ہی دَر پد دیکھے ہیں ساتلوں میں شامل
دُنیا کے تاجور بھی سب دارا و سکندر

مجبوبیت کا اُن کو حاصل ہوا تھا رتبہ
جب ہی تو اُن کی اُلفت ہے جہاں کے دل کے اندر

اُن کے دَرِ عَلٰیٰ پر آتے ہیں اہلِ عرفاں
ہیں بانٹتے جہاں میں عرفاں کی بھیک لے کر

مقصودِ میری قسمت ہے اس لیے بھی چمکی
دل میں ہے اُن کی اُلفت قُرب اُن کا ہے میسر



امام جعفر صادق علیہ السلام

نبی کا اختر امام جعفر
 علی کا گوہر امام جعفر
 ہوں تجھ پہ لاکھوں سلام جعفر

علیم بھی تھے حلیم بھی تھے
 عظیم و بہتر امام جعفر
 ہوں تجھ پہ لاکھوں سلام جعفر

زمانے سارے میں چل رہا ہے
 تمہارا لنگر امام جعفر
 ہوں تجھ پہ لاکھوں سلام جعفر

ہے جس نے بھی بغضِ تجھ سے رکھا
 پھرا وہ دَرِ دَرِ امامِ جعفر
 ہوں تجھ پہ لاکھوں سلامِ جعفر

جو دَرِ پہ آیا ہے کوئی منگتا
 ہے لوٹا لیکر امامِ جعفر
 ہوں تجھ پہ لاکھوں سلامِ جعفر

یہی ہے مقصودِ کی تمنا
 یہ آئے دَرِ پر امامِ جعفر
 ہوں تجھ پہ لاکھوں سلامِ جعفر



امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

عالم میں ہے اعلیٰ رتبہ حضرت موسیٰ کاظم کا
جنت کو ہے جاتا رستہ حضرت موسیٰ کاظم کا

آلِ نبی اولادِ علی ہیں ان کی عظمت دیکھو ذرا
فیض زمانے بھر میں پہنچا حضرت موسیٰ کاظم کا

اُن کی اُلفت ہی ایمان ہے ان سے پیار ہی اپنا دیں
دل میں اپنے پیار ہے رہتا حضرت موسیٰ کاظم کا

عظمت اُن کی، رفعت اُن کی ہر مومن نے مانی ہے
جہی تو عالم میں ہے چرچا حضرت موسیٰ کاظم کا

فیض علی کا موسیٰ کاظم کے دربار سے ملتا ہے
ہے بغداد میں نورِ اَجالا حضرت موسیٰ کاظم کا

میں بھی موسیٰ کاظم کے دربار کا ادنیٰ منگتا ہوں
مجھ کو بھی فیضان ہے ملتا حضرت موسیٰ کاظم کا

اُن کی مدح و ثناء میں ہیں مقصود نے جو اشعار لکھے
کرتا ہے یہ عشق تقاضا حضرت موسیٰ کاظم کا



امام علی رضا علیہ السلام

میں تاجدارِ اولیاءِ حضرت علی رضا
اہلِ حرم کا مدعا حضرت علی رضا

مشہد اُنہیں کے فیض سے تقدیس یاب ہے
دَریا علی کے فیض کا حضرت علی رضا

مہکا رہے ہیں اب بھی دلوں کے چمن کو آپ
اہلِ نظر کے دِلُّبا حضرت علی رضا

تیرے شہرہٴ علم کے آگے گرے ہیں سبھی
جن کو کہ زعمِ علم تھا حضرت علی رضا

بھوکے پیاسے آکے ہیں سیراب ہو رہے
ہیں آپ وہ گنجِ سخا حضرت علی رضا

وہ گلستانِ مصطفیٰ کے نُوری پھول ہیں
ہیں مرکزِ اہل صفا حضرت علی رضا

مقصودِ ہیں محافظِ ایران آپ ہی
ابنِ علی المرتضیٰ حضرت علی رضا



امام محمد تقی علیہ السلام

محمد تقی کو ملی شانِ اعلیٰ
ہے پھیلا ہوا جن کا ہر سو اُجالا

امامت ملی ہے سیادت ملی ہے
ملا مرتبہ اُن کو سب سے نرالا

امام رضا کی ہے آنکھوں کی ٹھنڈک
امامت کی آغوش میں جس کو پالا

بہت خوش مقدر ہے جس کو ملا ہے
سخی پیارے جواد سے اک نوالہ

صدادی ہے دردِ اَلَم میں جو اُن کو
محمد تقی نے مصیبت کو ٹالا

چلو آؤ تم ان کے دَر پر تو دیکھو
سلامی کو آتا ہے ہر گورا کالا

مری بات مقصودَ کیونکر نہ بنتی
ہوں جواد کی منقبت پڑھنے والا



امام علی نقی علیہ السلام

علی نقی کو ملی امامت
ہے اُن کی لازم ہوئی مؤدّت

وہ علم و حکمت کا خاص مخزن
عطا ہوئی ہے انہیں سعادت

کہاں بھلا عقل جان پائے
علی نقی کا مقام و رفعت

علی نقی کے ہی فیض سے ہے
جہاں سارے نے پائی رحمت

وہ خُلق میں ہیں نبی کا نقشہ
 علی سے ملتی ہے اُن کی صورت

نبی کے پیغام کے ہیں داعی
 ملی صحابہ کی خاص نسبت

علی کا مقصودَ یہ کرم ہے
 جو کر رہا ہوں میں ان کی مدحت



امام حسن عسکری علیہ السلام

جانِ مولا علی ہیں حسن عسکری
روشنی روشنی ہیں حسن عسکری

تاجدارِ ولایت امام زماں
پنجن کی کلی ہیں حسن عسکری

عکسِ مولا علی شانِ مولا علی
وہ ولی بن ولی ہیں حسن عسکری

سُن رہے ہیں غلاموں کی فریاد کو
دے رہے آج بھی ہیں حسن عسکری

علم کا نور تقسیم کرتے ہیں وہ
کہ بڑے ہی سخی ہیں حسن عسکری

جن کے دربار کے تاجور ہیں گدا
وہ بہت ہی غنی ہیں حسن عسکری

میں بھی مقصود ہوں پنجتن کا گدا
جھولی بھرتے مری ہیں حسن عسکری



امام مہدی علیہ السلام

محمد مہدی کا جو منتظر ہے
وہ قسمت کا دھنی ہے معتبر ہے

انہیں آنا ہے ظلمت کو مٹانے
یہ دی شاہِ دو عالم نے خبر ہے

ہمارا جانے اب کیا حال ہوگا
جہانِ کفر میں پھیلا یہ ڈر ہے

اندھیرا جانے کو ہے اہلِ ایماں
طلوع ہونے کو اب نوری سحر ہے

ظہورِ مہدی کا ہے عہدِ نوری
ترانہ گو نجتا ہر ہر نگر ہے

ہے باطل پر جمھی چھائیِ نحوست
کہ حق آنے کو ہے شر بے ثمر ہے

مری مقصودِ بگڑی بن گئی ہے
نبی کی آل میری چارہ گر ہے



حضرت ابو طالبؑ علیہ السلام

ابو طالب نے جو پانی ہے عرت
ملی ہے سید عالم کی نسبت

سُلاتے تھے وہ سینے پر نبی کو
نہیں پائی کسی نے ایسی قُربت

تھے ماتھا چومتے پیارے نبی کا
ابو طالب کی ہے کیسی سعادت

ابو طالب کو جو مومن نہ سمجھے
نہیں ایماں رہا اس کا سلامت

ابو طالب کو چاہا ہے نبی نے
عطا اللہ نے کر دی اُن کو جنت

علی بیٹا ، بھتیجا مصطفیٰ ہے
ابو طالب کی ہے دَوہری کرامت

یہ ہے مقصود بھی اُن کا گداگر
جسے حاصل تھا عرفانِ رسالت



نُورِ آئینہ

ابوطالب نونِ مِلِّیا ایمانِ ازلوں
اوپدا دلِ سی نُورِ آئینہ بنیاں

جس وچ بلی توحیدِ دی شمعِ بیسی
ابوطالب دا سچا اوہ سَینہ بنیاں

ابو طالبِ دی جہنہ توہینِ کیتی
رَبِ دی نظر وچہ اوہ کمینہ بنیاں

ابو طالبِ نونِ جہنہ مقصودِ متیاں
سچا سچا اوہ سنیٰ نگینہ بنیاں



سند ایمان دی

اُلفت نبی دی سند ایمان دی اے
ابو طالب نوں اُلفت کمال لبھی

شُعب ابی طالب آج وی دسی اے
کیویں نبی دی کر کے سنبھال لبھی

ابو طالب دے گھروں اے نبی ملیا
آیہدے گھروں اے نبی دی آل لبھی

مُنکر مَنّے مقصودَ یا نہ مَنّے
شان جو لبھی لازوال لبھی



چاچار رسولِ مختار دا

علی پاک دے باپ دی شان اُچی
چاچا جہڑا رسولِ مختار دا اے

دادا حسن حسین لچپال دا اے
نعت خوان حبیبِ مختار دا اے

ابو طالب سرکار دا نام اُچھا
آج وی ڈبیاں بیڑیاں تار دا اے

ابو طالب مقصودِ حضور اُتوں
جان مال سارے بچے وار دا اے



پہلا نعت خوان

ابو طالب سردار قریش دا اے
اچی وچ حجاز دے شان اوہدی

لگی آزلوں سرکار دے نام بیسی
مال اولاد سرداری تے جان اوہدی

نعت خواں اوہ پہلا سرکار دا اے
کیتی بیسی تقلید حتان اوہدی

رَب نے اپنی امان مقصود آکھی
وچ قرآن دے ویکھو امان اوہدی



ایمان دی گل

جہنے سب کجھ نبی توں وار دتا
کوئی دسے کی اوس دی شان دی گل

جہنے نبی تے کامل ایمان رکھیا
مٹلاں کرداے اودے ایمان دی گل

اودا پالنا رب دا پالنا ایس
مٹلاں سن دا جاوے قرآن دی گل

صدقے نبی دے چاچے دی بن جانی
ہے مقصود لاچار نادان دی گل



منقبت

حضرت فاطمہ بنتِ اسد سلام اللہ علیہا

کوئی اُن کی کس طرح کر پاتے گا عظمت بیاں
جن کو ہیں سرکارِ دو عالم بھی کہتے اپنی ماں

تھے لحد میں اُن کی لیٹے خود شفیعِ دوسرا
اُن کی تڑبت چومنے آتے نہ پھر کیوں آسماں

فاطمہ بنتِ اسد کو ہے ملا رتبہ عظیم
پیار اُن سے کر رہے ہیں سیدِ ہر انس و جاں

سیدِ کونین کی خدمت میں گذری زندگی
یہ مقدر اور قسمت ہے انہیں حاصل یہاں

اپنے بچوں سے بھی بڑھ کر مصطفیٰ سے رکھا پیار
مصطفیٰ کے اُن کے جانے پر ہوتے آنسو رواں

اُن کی میں مقصود کیا لکھوں مدح جبکہ ہیں وہ
نسبتِ سرکار سے ممدوۃ صد قدسیاں



سلام

سلام اے احمدِ مرسِل سلام اے ہادیِ عالم
سلام اے تاجدارِ دو جہاں اے افضل و اکرم

سلام اے ہادیِ دوراں سلام اے خَلق کے رہبر
سلام اے خیر کے مصدر سلام اے نُور کے پیکر

سلام اے سرورِ عالم سلام اے عالی و اعظم
سلام اے تاج والے راج والے راحم و ارحم

سلام اے سیدِ اعظم کہ تیری شانِ عالی ہے
سلام اے رونقِ عالم کہ تیری شانِ عالی ہے

سلام اے گیسوِ ول والے جہاں کا ہے اُجالا تو
خدا کا مہرِ انور تو کرم کا ہے حوالہ تو

سلام اے دلبرِ داور کہ ہے عالی نسب تیرا
سلام اے طیب و طاہر مدثر ہے لقب تیرا

سلام اے طہ و تسین تیری شان عالی ہے
تو رحمت ہے جہانوں کی جہاں کا تو ہی والی ہے

سلام اے شافعِ محشرِ کرم مقصود پر کرنا
یہ تیرے در کا سائل ہے شہا اس پر نظر کرنا



عظمتِ محمد مقصود مدنی کی دیگر مفید کتب

عظمتِ سید الکونین ؑ

عظمتِ شہزادی کوئین ؑ

عظمتِ اہلبیت ؑ

عظمتِ مولائے کائنات ؑ

عظمتِ حسین کرمین ؑ

عظمتِ ایامِ علی رضا ؑ